سلسلة اربعينات الحديث النبوي 18

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سمِعَ منَّا شيئًا فبلَّغهُ كما سمِعهُ

أربعون حديثًا في المودة

اربعینِ مودت



تالیف

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

18

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا

في المودة

اربعینِ مودت

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔لاہور

نام کتاب: اربعینِ مودت

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خودساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُولُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ... ﴾ الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر وتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔'' [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ”أَلْاَرْبَـعُوْنَ فی المودة للّٰهِ“ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدَهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ أَهَمِّيَّةِ الْوَلَاءِ

دوستی کی اہمیت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ﴾ [المائدۃ : 55، 56]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک تمہارے دوست تو بس اللہ، اللہ کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ، اس کے رسول اور اہل ایمان کو اپنا دوست بنا لے وہ یقین مانے کہ اللہ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴾ [الزخرف: 67]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’قیامت کے روز متقین کے علاوہ سارے دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔‘‘

حدیث:1

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الرَّجُلُ عَلَی دِینِ خَلِیلِهِ، فَلْیَنْظُرْ أَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلُ.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا ہر آدمی کو سوچنا چاہیے کہ وہ کسے اپنا دوست بنا رہا ہے۔''

حدیث:2

((وَعَنْ أَبِی مُوسَی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْجَلِیسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْکِیرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ یُحْذِیَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیحًا طَیِّبَةً، وَنَافِخُ الْکِیرِ إِمَّا أَنْ یُحْرِقَ ثِیَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِیحًا خَبِیثَةً.)) [2]

''اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک اور برے دوست کی مثال ایسی ہے جیسے مشک فروش اور بھٹی میں پھونک مارنے والا۔ مشک فروش (سے دوستی کرو گے تو وہ تمہیں) مشک کا ہدیہ دے گا یا تم خود اس سے مشک خرید لو گے، اگر وہ ہدیہ نہ دے اور تم خود بھی نہ خریدو (تب بھی اس کے پاس بیٹھنے سے کم از کم) عمدہ خوشبو سے ہی لطف اندوز ہوتے رہو گے۔ (اگر لوہار کے پاس بھٹی پر جا کر بیٹھو گے) بھٹی میں پھونک مارنے والا آگ کے چنگارے اڑا کر تمہارے کپڑے جلائے گا، اگر کپڑے نہ جلے تو بھٹی کا

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الزھد، رقم: 2378۔ سلسلة الصحیحة، رقم: 927.

[2] صحیح بخاری، کتاب الذبائح، باب المسك، رقم: 5534.

دھواں تو ضرور ہی ناک میں دم کرے گا۔"

حدیث 3:

((وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ .)) [1]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(قیامت کے روز) تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی۔"

حدیث 4:

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا ، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ .)) [2]

"اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا "مومن کے علاوہ کسی اور کو اپنا دوست نہ بناؤ اور تمہارا کھانا صرف متقی آدمی کو کھانا چاہیے۔"

حدیث 5:

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ ، وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ .)) [3]

---

1. صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب المرء مع من احب، رقم:6710.
2. سنن الترمذی، ابواب الزهد، باب ماجاء فی صحبة المؤمن، رقم:2395- محدث البانی نے اسے "حسن" کہا ہے۔
3. سلسلة الصحيحة ، رقم:1443.

''اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ''یا اللہ! میں اپنے گھر میں برے شب و روز، بری گھڑی، برے دوست اور برے ہمسائے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

بَابُ حُكْمِ الْوِلَاءِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی کا حکم

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [البقرة: 165]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑھ کر محبت کرتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ﰳقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۴﴾﴾ [التوبة: 24]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے نبی! کہہ دو، اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے عزیز و اقارب، تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، تمہاری تجارت جس کے مندا پڑنے کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ گھر، تمہیں اللہ، اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آ جائے (اور یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ایسے فاسقوں کی راہنمائی نہیں فرماتا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ وَلِیِّ ۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ﴾ [الاعراف: 196]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی! کہو) بے شک میرا دوست اور مددگار تو وہ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی ہے اور وہ تمام نیک لوگوں کا دوست اور مددگار ہے۔''

حدیث: 6

((وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ، مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی ٹھیک ٹھیک مٹھاس محسوس کرے گا۔ (1) اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبت کرنا۔ (2) کسی دوسرے آدمی سے صرف اللہ کے لیے محبت کرنا اور (3) جس کفر سے اللہ تعالیٰ نے اسے بچایا ہے اس میں واپس پلٹنا اسے اتنا ہی برا لگے جتنا آگ میں جانا برا لگتا ہے۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي، وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ، عَزَّوَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا.)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب حلاوة الايمان، رقم: 165.

[2] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل ابى بكر الصديقؓ، رقم: 6177.

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) اپنا دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا دوست بناتا، لیکن وہ میرے بھائی ہیں اور صحابی ہیں، اور تمہارے صاحب (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنایا ہے۔''

حدیث: 8

((وَ عَنِ أَبِی الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ حُبَّكَ ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ ، وَالْعَمَلَ الَّذِی يُبَلِّغُنِی حُبَّكَ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَیَّ مِنْ نَفْسِی وَأَهْلِی ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ .)) [1]

''اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے ''یا اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں، اور جو آپ سے محبت کرتا ہے اس کی محبت کا سوال کرتا ہوں، اور ایسے عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جس سے مجھے آپ کی محبت نصیب ہو۔ یا اللہ! مجھے اپنی محبت میری جان، میرے مال، میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔''

بَابُ فَضْلِ الْوَلَاءِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے محبت کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ

[1] سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3490۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 707.

﴿لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ [یونس: 62-64]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''سنو! اللہ کے وہ دوست جو اللہ پر ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا، ان کے لیے کسی قسم کا خوف نہیں اور نہ ہی وہ کسی غم میں مبتلا ہوں گے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت (دونوں جگہ) بشارتیں ہیں (یاد رکھو) اللہ کی باتیں (یعنی وعدے) بدل نہیں سکتیں، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ [المائدۃ: 54]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! (یاد رکھو) تم میں سے جو شخص ایمان لانے کے بعد اپنے دین سے پھر جائے گا اللہ تعالیٰ (اس کی جگہ) ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا، جو مسلمانوں پر مہربان ہوں گے اور کافروں کے لیے سخت ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی؟ قَالَ قَائِلٌ: اَلصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ، وَقَالَ قَائِلٌ: اَلْجِهَادُ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ اَحَبَّ

الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ .)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''تم جانتے ہو اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل کون سا ہے؟'' کسی نے جواب دیا: ''نماز اور زکاۃ۔'' کسی نے عرض کیا ''جہاد۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے محبت کی جائے اور اللہ کی رضا کے لیے غصہ کیا جائے۔''

حدیث :10

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ ، اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا ، دَعَا جِبْرِیلَ علیہ السلام فَقَالَ: اِنِّی اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ ، قَالَ: فَیُحِبُّهُ جِبْرِیلُ ، ثُمَّ یُنَادِی فِی السَّمَآءِ فَیَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوهُ ، فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ ، قَالَ: ثُمَّ یُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِی الْاَرْضِ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں: میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور (ساتھ ہی) آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے (سب کے سب) اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کے لیے قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

---

1 مسند احمد :146/5۔ سنن أبوداؤد، کتاب السنة، رقم :4599۔ مشکوٰة المصابیح، کتاب الآداب، رقم :5021.

2 صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم :6705.

حدیث: 11

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ .)) [1]

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ (کی رضا) کے لیے محبت کی، اللہ کے لیے غصہ کیا، اللہ کے لیے دیا اور اللہ کے لیے نہ دیا اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔''

حدیث: 12

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوْثَقُ عُرَى الْإِيْمَانِ اَلْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْمُعَادَاةُ فِي اللّٰهِ ، وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کا سب سے مضبوط کڑا اللہ (کی رضا) کے لیے دوستی کرنا، اللہ کے لیے دشمنی رکھنا، اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے غصہ کرنا ہے۔''

حدیث: 13

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: أَعْلِمْهُ ، قَالَ: فَلَحِقَهُ فَقَالَ:

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب السنة، رقم:4681۔ سلسلة الصحيحة، رقم:380.

[2] مستدرك حاكم:480/2۔ سلسلة الصحيحة، رقم:1828.

إِنِّی أُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ ، فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِی أَحْبَبْتَنِی لَهُ .)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اتنے میں ایک آدمی وہاں سے گزرا تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''کیا تو نے اسے بتایا ہے؟'' اس نے عرض کیا: ''نہیں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسے آگاہ کر دے۔'' چنانچہ وہ آدمی اس کے پیچھے گیا اور اسے بتایا ''میں تم سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں۔'' جواب میں اس نے اسے یہ دعا دی: ''تجھ سے وہ ذات محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔''

بَابُ اِقْتِضَاءِ الْوَلَاءِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾

[الحج: 30]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی احترام والی چیزوں کی عزت کرے تو یہ طرزِ عمل اس کے لیے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، فِی الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ . وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ ، وَأَنْ نَقُومَ ، أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الادب، 5125۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 3253۔ المشكاة، رقم: 5170.

لَوْمَةَ لائِمٍ .)) ❶

''اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم نے اچھے اور برے حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سننے اور ماننے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، اور اس بات پر بیعت کی کہ امارت (یعنی حکومت) کے جو اہل ہوگا اس سے جھگڑا نہیں کریں گے، اور جہاں کہیں بھی ہوں گے حق پر ڈٹے رہیں گے، یا حق بات کہیں گے اور اس بات پر بھی بیعت کی کہ اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔''

حدیث 15:

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ ، فَلَهُ الرِّضَا ، وَمَنْ سَخِطَ ، فَلَهُ السُّخْطُ .)) ❷

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بڑی آزمائش پر بڑی جزاء ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی سے محبت فرماتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا فرما دیتا ہے جو اس پر راضی رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی رہتا ہے، اور جو اس پر خفا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے خفا ہوتا ہے۔''

حدیث 16:

((وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قَدَادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب کیف یبایع الامام الناس، رقم: 7199و 7200.

❷ سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء: رقم: 4031۔ سلسلة الصحیحة، رقم: 146۔ المشکاة، رقم: 1566.

اللّٰهِ ﷺ: اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ يُحِبَّكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ فَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَاصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ، وَاَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ.)) [1]

''اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تم سے محبت کریں تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرو، جب بات کرو تو سچ بولو، اور جو شخص تمہارے پڑوس میں ہو اس سے نیک سلوک کرو۔''

بَابُ حُكْمِ الْوَلَاءِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کا بیان

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۴﴾ [التوبة: 24]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے نبی! کہہ دو، اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے عزیز و اقارب، تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، تمہارے تجارت جس کے مندا پڑنے کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ گھر، تمہیں اللہ اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آ جائے (اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ ایسے فاسقوں کی راہنمائی نہیں فرماتا۔''

---

[1] صحيح الجامع الصغير، للالبانی، رقم:1422.

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ﴾

[الاحزاب: 6]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''نبی کی ذات اہل ایمان کے لیے ان کی اپنی جانوں سے بھی مقدم ہے اور نبی کی بیویاں اہل ایمان کی مائیں ہیں۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .)) 1

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے باپ (اور ماں)، اپنے بیٹے (اور بیٹیوں) اور سارے لوگوں سے بڑھ کر میرے ساتھ محبت نہ کرے۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ: لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ .)) 2

---

1 صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب محبة رسول اللهﷺ، رقم:169.

2 صحیح بخاری، کتاب ألایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی ﷺ، رقم: 6632.

''اور حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری ذات کے علاوہ باقی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے) جب تک میرے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ کرو۔'' تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اللہ کی قسم! اب تو آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ: لِي، سَلْ فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ . قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ .)) [1]

''اور حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بسر کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی چیزیں لایا کرتا۔'' (ایک روز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوش ہو کر) ارشاد فرمایا: ''کوئی چیز (مانگنا چاہو) تو مانگو۔'' میں نے عرض کیا: ''جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: ''کچھ اور؟'' میں نے عرض کیا: ''بس یہی'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کر (تاکہ تمہارے لیے سفارش کرنا میرے لیے آسان ہو جائے)۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث علیه، رقم: 1094.

حدیث: 20

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ .)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (خیبر سے لوٹتے وقت) آپ ﷺ کو احد پہاڑ نظر آیا تو ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

بَابُ فَضْلِ الْوَلَاءِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کی فضیلت کا بیان

حدیث: 21

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ، قَالَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ . قَالَ اَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا ، بَعْدَ الْاِسْلَامِ ، فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ .)) [2]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ آدمی نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو یقیناً اس کے ساتھ ہوگا جس

---

[1] صحيح بخارى ، كتاب أحاديث الأنبياء ، رقم :3367.

[2] صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، باب المرء مع من أحب ، رقم:6713.

کے ساتھ تو نے محبت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام لانے کے بعد ہمیں جتنی خوشی اس بات سے ہوئی اتنی خوشی کسی بات سے نہیں ہوئی۔''

حدیث: 22

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِىْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایسے (نیک) لوگوں سے محبت کرتا ہے جن کے نیک اعمال کو وہ نہیں پہنچا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی۔''

بَابُ اِقْتِضَاءِ الْوَلَاءِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کے تقاضوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ [الحشر: 7]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو، اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ، اللہ سے ڈرتے رہو (اور یاد رکھو) بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب المرء مع من أحب، رقم:6718.

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴾ [الحشر: 8]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”(مال فے) ان فقراء مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ہیں (ہر وقت) اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی نصرت کرتے ہیں یہی لوگ سچے (ایمان والے) ہیں۔“

حدیث: 23

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِی لِی حُبًّا، نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِی، يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِی، بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ.)) [1]

”اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو مجھ سے اس قدر شدید محبت کرتے ہوں گے کہ ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کہ اپنا اہل و عیال اور مال و منال سب کچھ صدقہ کر کے میری زیارت کرے۔“

حدیث: 24

((وَعَنْ عَلِیِّ بن أبي طالب، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْبَخِيلُ الَّذِی مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ.)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب فيمن يود رؤية النبي ﷺ، بأهله وماله، رقم: 7145.

[2] سنن ترمذی، كتاب الدعوات، رقم: 3546۔ المشكاة، رقم: 933۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے اوپر درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے۔''

بَابُ حُكْمِ الْوَلَاءِ لِلْمُؤْمِنِينَ

اہلِ ایمان کے ساتھ محبت کے حکم کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ [اٰل عمران: 110]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے مسلمانو!) تم بہترین جماعت ہو لوگوں (کی بھلائی) کے لیے پیدا کیے گئے ہو، نیکی کا حکم دیتے ہو، اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ [الصف: 4]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں سیسہ پلائی دیوار کی طرح (مضبوط) صف باندھ کر لڑتے ہیں۔''

حدیث: 25

((وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ.)) [1]

''اور حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے

[1] صحيح البخارى، كتاب مناقب الأنصار، رقم: 3783.

ہوئے سنا ہے انصار سے وہی محبت کرے گا جو مومن ہوگا، اور ان سے وہی بغض رکھے گا جو منافق ہوگا۔ پس جس نے انصار سے محبت کی اللہ اس سے محبت کرے گا، اور جس نے انصار سے بغض رکھا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔“

حدیث: 26

((وَ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا، حَتّٰی تَحَابُّوا، اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ)) .)) [1]

”اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور اس وقت تک ایمان والے نہیں بنو گے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہیں کرو گے، کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو وہ یہ ہے کہ آپس میں کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کہا کرو۔“

بَابُ فَضْلِ الْوَلَاءِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

اہلِ ایمان کے ساتھ محبت کی فضیلت کا بیان

حدیث: 27

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ یَقُولُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ: اَیْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِی، اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّی، یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّی .)) [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 194.

[2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الحب فی اللہ تعالٰی، رقم: 6548.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا: میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں (اپنے عرش کا) سایہ مہیا کروں گا جبکہ آج کے روز میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔''

حدیث :28

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ .)) [1]

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے ایسے نور کے منبروں پر ہوں گے جس کی انبیاء اور شہداء بھی تحسین فرمائیں۔''

حدیث :29

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى ، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ ، عَلَى مَدْرَجَتِهِ ، مَلَكًا ، فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا ، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ [عَزَّ وَجَلَّ] ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ ، بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ

[1] سنن ترمذی، ابواب الزھد، رقم: 2390۔ المشکاۃ، رقم : 5011۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيهِ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے اس کے گاؤں جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کھڑا کر دیا جب ملاقاتی وہاں پہنچا تو فرشتے نے پوچھا: ''کہاں جا رہے ہو؟'' ملاقاتی نے جواب دیا: ''میں اس گاؤں جا رہا ہوں، وہاں میرا (دینی) بھائی رہتا ہے۔'' فرشتے نے کہا: ''کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے اتارنے جا رہے ہو؟'' ملاقاتی نے جواب دیا: ''نہیں، کچھ نہیں، میں اس سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں (اس لیے جا رہا ہوں)'' فرشتے نے کہا: ''میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں (اور تجھے بتانے آیا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تو محض اللہ کے لیے اپنے دینی بھائی سے محبت کرتا ہے۔''

حدیث: 30

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مُحَبَّتِىْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِىَّ ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِىَّ ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِىَّ ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِىَّ .)) ❷

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے، میری خاطر آپس میں مل کر بیٹھنے والوں کے لیے، میری خاطر

---

❶ صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، باب فضل الحب فى الله تعالىٰ ، رقم:6549 .

❷ مؤطا ، كتاب الجامع ، باب ماجاء فى المتحابين فى الله : 953/2، رقم: 16۔ مسند أحمد :247/5۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں کے لیے اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہو جاتی ہے۔''

حدیث: 31

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ، لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِیْءُ كَمَا يُضِیْءُ الْكَوْكِبُ الدُّرِّیُّ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ يَّسْكُنُهَا؟ قَالَ: أَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ، وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰهِ، وَلْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰهِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں یاقوت کے ستونوں پر زمرد کے بالا خانے ہیں جن کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، وہ دروازے اس طرح چمکدار ہیں جیسے روشن ستارے چمکتے ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان بالا خانوں میں کون لوگ رہیں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے، اللہ کے لیے ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والے اور اللہ کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے۔''

حدیث: 32

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ.)) [2]

---

[1] شعب الإيمان للبيهقى: 486/6، رقم: 9002۔ مشكوٰة المصابيح، كتاب الاداب، باب الحب فى الله، رقم: 5026.

[2] مسند أحمد: 259/5۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 1256.

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی خاطر دوسرے بندے سے محبت کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی عزت کرتا ہے۔''

حدیث:33

((وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ أَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالصِّدِّيْقُ فِي الْجَنَّةِ، أَلْمُوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالرَّجُلُ يَزُوْرُ أَخَاهُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمِصْرِ فِي اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَاءِ كُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ أَلْوَدُوْدُ الْوَلُوْدُ، أَلْعَؤُوْدَ الَّتِيْ إِذَا ظُلِمَتْ قَالَتْ هٰذِهِ يَدِيْ فِيْ يَدِكَ لَا أَذُوْقُ غَمْضًا حَتّٰى تَرْضٰى.)) [1]

''اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (سنو) نبی جنتی ہے، شہید جنتی ہے، صدیق جنتی ہے، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ جنتی ہے، دور دراز سے اپنے بھائی کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ملنے والا جنتی ہے، کیا میں تمہیں جنت میں جانے والی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اپنے شوہر سے محبت کرنے والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے (کی تکلیف اٹھانے) والی اور وہ نیک عورت کہ جس کا شوہر اس پر ظلم کرے تو کہے: میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک تو راضی نہ ہو جائے۔''

---

[1] صحيح الجامع الصغير، رقم:6201.

بَابُ اِقْتِضَاءِ الْوَلَاءِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

اہلِ ایمان کے ساتھ محبت کے تقاضوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

[الحشر: 9]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو ایمان لا کر دارالہجرت میں پہلے ہی مقیم تھے۔ (یعنی انصار مدینہ) ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں، اور جو کچھ ان کو (مال غنیمت سے) دیا جائے اس کی اپنے دلوں میں کوئی خاص حاجت محسوس نہیں کرتے اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، خواہ خود بھی محتاج ہوں۔ جو لوگ اپنے نفس کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾

[الانفال: 74]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور جنہوں نے پناہ دی، اور مدد کی (مہاجرین کی) وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے مغفرت ہے اور بہترین رزق ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: 10]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

حدیث:34

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ! اِخْوَانًا.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو یہ بہت بڑا جھوٹ ہے کسی کی باتوں پر کان نہ لگاؤ، جاسوسی نہ کرو، دوسروں پر (دنیا کے معاملہ میں) رشک نہ کرو، حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، غیبت نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔''

حدیث:35

((وَعَنْ أَبِی مُوسَی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ.)) [2]

''اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ایمان ایک دوسرے کے لیے عمارت کی طرح ہیں (جس کی اینٹیں ایک دوسرے میں پیوست ہوتی ہیں) عمارت کے بعض حصے دوسرے کو مضبوط بناتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست فرما دیں۔''

حدیث:36

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظن، والتجسس . . ، رقم:6536.

[2] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم :6026.

أَوْ مَظْلُومًا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ.)) ❶

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: ''اگر ہمارا بھائی مظلوم ہو تو اس کی ہم مدد کریں گے لیکن اگر وہ ظالم ہو تو پھر ہم اس کی کیسے مدد کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ظلم سے اس کا ہاتھ روک دو۔''

حدیث: 37

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ، تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى.)) ❷

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوستی، اتحاد اور شفقت کرنے کے معاملے میں اہل ایمان کی مثال ایک جسم کی سی ہے جب جسم کا کوئی ایک حصہ درد کرتا ہے تو سارے جسم کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بیداری ہو تو بیداری اور بخار ہو تو بخار (سارا جسم محسوس کرتا ہے۔)''

حدیث: 38

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ! أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً

---

❶ صحيح بخارى، كتاب المظالم، باب أعن أخاك ظالما أو مظلوما، رقم: 2444.

❷ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تراحم المؤمنين وتعاضدهم، رقم: 6586.

فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ کسی (ظالم) کے حوالے کرے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ اس کی حاجت پوری فرمائے گا، اور جو اپنے مسلمان بھائی سے مصیبت دور کرے گا اللہ قیامت کے روز اس کی مصیبتوں سے مصیبت دور فرما دے گا، اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔''

حدیث:39

((وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الدِّيْنُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُولِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.)) [2]

''اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی اور وفاداری کا نام ہے۔'' ہم نے عرض کیا: ''کس سے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ اور اس کی کتاب سے وفاداری، اس کے رسول سے وفاداری اور مسلمانوں کے ائمہ اور تمام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المظالم، باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، رقم: 2442.

[2] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان أن الدين النصيحة، رقم: 196.

حدیث: 40

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السَّلاحَ فَلَیْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَیسَ مِنَّا.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں، اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ بھی ہم سے نہیں۔''

حدیث: 41

((وَعَنْ جَرِیرٍ قَالَ: قَالَ لِی النَّبِیُّ ﷺ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِی كُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.)) [2]

''اور حضرت جریر (بن عبداللہ بجلی) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا: میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِیْنَ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 283.

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 223.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حكيم.

٢ـ الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

٣ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، ١٣٩٨هـ.

٤ـ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

٥ـ السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

٦ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، ١٣٩٨هـ.

٧ـ السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت ٣٠٣هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

٨ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

٩ـ صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

١٠ـ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

١١ـ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، ١٤٠٢هـ.

١١ـ مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.